سیرت طیبہ ﷺ اور نوجوانوں کی کردار سازی: تحقیقی جائزہ

The Biography of Tayyaba and The Character Development of Youth: A Research Review

Dr. Qaria Nasreen Akhtar

Assistant Professor, Institute of Islamic Studies
Bahauddin Zakariya University, Multan.

Email : drqarianasreenakhtar@gmail.com
DOI No: 10.66212/brjisr.v7i1.280

To cite this article:

1. Dr.Qaria Nasreen Akhtar , Jan – June Vol.7 Issue .2(2026) Urdu Al-Bahis Journal of Islamic Sciences Research, 7(2) 1 -14 Retrieved from

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

سیرت طیبہ ﷺ اور نوجوانوں کی کردار سازی: تحقیقی جائزہ

The Biography of Tayyaba and The Character Development of Youth: A Research Review

Abstract

Youth are the real capital of any nation's strength and future. Their training and character building play a central role in the rise and fall of the nation. In Islamic teachings, the character building of the youth has an unparalleled importance, and in offers the best practical example. Prophet ﷺ this context, the biography of Tayyaba Muhammad (peace be upon him) established practical examples for the youth based on principles such as faith, morals, worship, service to the people, determination and presented an exemplary role to the youth with his ﷺ independence and leadership. He practical life, through which the youth achieved success in every field of life. The youth of today are facing various intellectual, moral and social challenges, in such a provides a bright path for them. The ﷺ situation the guidance of Seerat-e-Tayyaba purpose of this research is that how comprehensive and effective is the biography of provides for the moral and spiritual training, intellectual ﷺ Prophet Muhammad stability and social character building of the youth? As a result, by following the Prophet's life, the youth can not only improve their personality, but how will they play an important role in the formation of a righteous and strong Islamic society? Conclusions and recommendations will also be presented at the end of the paper.

Key words: Sirat-e-Taiba, youth, character building, moral training, Islamic society

نوجوانوں کی کردار سازی میں سیرتِ طیبہ ﷺ کی رہنمائی

نوجوان کسی بھی قوم کا سب سے قیمتی سرمایہ اور اس کے مستقبل کے معمار ہوتے ہیں۔ ان کی سوچ، عمل اور کردار قوم کے عروج و زوال میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں اقوام نے نوجوان نسل کی تربیت اور کردار سازی پر خاص توجہ دی ہے تاکہ وہ صالح، باعمل اور ذمہ دار شہری بن سکیں۔ اسلام نے بھی نوجوانوں کی تربیت کو غیر معمولی اہمیت دی ہے، کیونکہ ایک مضبوط اور صالح نوجوان ہی امتِ مسلمہ کے استحکام اور ترقی کی ضمانت بن سکتا ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ نوجوانوں کے لیے کامل نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی تعلیمات اور عملی زندگی سے نوجوانوں کی اخلاقی، فکری، روحانی اور عملی تربیت کے ایسے اصول پیش کیے جو رہتی دنیا تک مشعلِ راہ ہیں۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی ذات کو ''اُسوۂ حسنہ'' قرار دیا ہے :لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. ''یعنی تمہارے لیے رسولِ خدا ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔ [1] ''

نبی کریم ﷺ نے نوجوانوں کی شخصیت کو سنوارنے کے لیے سب سے پہلے ان کے دل و دماغ میں ایمان کی بنیاد مضبوط کی، اخلاقِ حسنہ کو فروغ دیا اور انہیں ذمہ داری، امانت، صبر، شجاعت، عزم اور ایثار جیسے اوصاف سے مزین فرمایا۔ حضرت علیؓ، حضرت اسامہؓ بن زید، حضرت مصعبؓ بن عمیر، حضرت عبداللہؓ بن عباس، اور دیگر کئی نوجوانوں کی تربیت اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ ﷺ نے نوجوانوں کی صلاحیتوں کو پہچانا اور ان کو عملی میدان میں آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کیے۔ آج کے دور میں جبکہ نوجوان مختلف فکری و اخلاقی چیلنجز کا شکار ہیں، سیرتِ طیبہ ﷺ کی تعلیمات ان کے لیے راہِ نجات اور کردار سازی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ سیرتِ نبوی نوجوانوں کو مقصدِ حیات سے آشنا کرتی ہے، ان میں خود اعتمادی، محنت، صبر، دیانت داری اور خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔

یوں سیرتِ طیبہ ﷺ نہ صرف ماضی کے نوجوانوں کے لیے بلکہ عصرِ حاضر کے ہر مسلمان نوجوان کے لیے کردار سازی کا کامل دستور اور اخلاقی تربیت کا مکمل نظام پیش کرتی ہے۔ اس پر عمل پیرا ہو کر نوجوان اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں اور ایک باوقار اور صالح امت کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

کردار سازی کے معنی و مفہوم

''کردار'' لفظ فارسی زبان سے ماخوذ ہے جو ''کردن'' (کرنا) سے بنا ہے، جس کے معنی ہیں ''عمل'' یا ''افعال و سلوک''۔ اردو میں کردار سے مراد انسان کی باطنی اور ظاہری صفات، اس کے اعمال، عادات، اور رویّے کا مجموعہ ہے جو اس کی شخصیت کی بنیاد بنتا ہے۔[2]

کردار سازی سے مراد ایسے اخلاقی، فکری اور روحانی اصولوں کی تربیت ہے جو انسان کو نیک، صالح، بااعتماد، اور ذمہ دار شہری بناتے ہیں۔[3] یہ ایک مسلسل عمل ہے جس کے ذریعے فرد کے اندر بلندیِ کردار، حسنِ اخلاق، ضبطِ نفس، دیانت داری، صبر، شجاعت، اور عدل و احسان جیسی صفات پروان چڑھتی ہیں۔ علامہ اقبال کے نزدیک کردار سازی کا مفہوم صرف ظاہری اخلاقیات تک محدود نہیں بلکہ باطنی خودی کی بیداری اور انسان کے اندر ایمانی و فکری خود مختاری پیدا کرنا ہے۔[4] اسلامی تعلیمات میں ''کردار'' کا تعلق محض اخلاقی پہلو سے نہیں بلکہ عقیدہ، عمل، نیت، اور سماجی رویّے سے ہے۔ قرآنِ کریم میں

---

[1] القرآن، سورۃ الاحزاب، 33: 21

Al-Quran 21 : 33

[2] فیروزالدین فیروز، فیروزاللغات (اردو لغت)، فیروز سنز، لاہور، 2010ء، ص1042

Feroze-ud-Din Feroze, Feroze Al-Lugaat (Urdu Dictionary), Feroze Sons, Lahore, 2010, p. 1042

[3] چغتائی، محمد اقبال، اسلامی اخلاقیات اور انسانی کردار، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 2005ء، ص56

Chaghatai, Muhammad Iqbal , Islamic Ethics and Human Character, Muqtadra Qaumi Language, Islamabad, 2005, p 56

[4] علامہ محمد اقبال، تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، 1989ء، ص75

Allama Muhammad Iqbal, Formation of Modern Islamic Theology, Sheikh Ghulam Ali and Sons, Lahore, 1989, p 75

انسان کے کردار کو اس کے ایمان اور اعمال صالحہ سے جوڑا گیا ہے: إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ۔ "یقیناً تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے"۔[5]

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اسلام میں کردار کی بنیاد تقویٰ اور نیک عملی پر ہے۔ اسلام کے نزدیک کردار سازی کا مقصد انسان کے اندر اللہ کی بندگی اور مخلوق کی خدمت کے جذبے کو پیدا کرنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إنما بعثت لأتمم مكارم الأخلاق. "مجھے اس لیے بھیجا گیا ہے کہ میں اعلیٰ اخلاقی صفات کو کامل کر دوں"[6]۔ یہ حدیث کردار سازی کا خلاصہ بیان کرتی ہے کہ اسلام میں اخلاقی تربیت ہی دین کا مرکزی مقصد ہے۔ اسلامی کردار سازی کا دائرہ فرد سے شروع ہو کر خاندان، معاشرہ اور امت تک پھیلتا ہے۔[7] کردار سازی ہی دراصل شخصیت سازی کا بنیادی جز ہے۔ شخصیت کے وہ تمام پہلو جو اخلاق، عقل، ایمان، جذبات، اور سماجی ذمہ داری سے تعلق رکھتے ہیں، کردار سازی کے دائرے میں آتے ہیں۔ ایک مضبوط کردار انسان کو نہ صرف اپنی ذات میں متوازن بناتا ہے بلکہ معاشرتی سطح پر بھی ایک مثبت اور مؤثر فرد بنا دیتا ہے۔[8]

المختصر یہ کہ کردار سازی ایک جامع اور مسلسل تربیتی عمل ہے جو انسان کے اخلاقی، روحانی، فکری، اور سماجی پہلوؤں کو نکھارتا ہے۔ اسلام کے نزدیک حقیقی کردار وہی ہے جو اللہ کی رضا اور انسانیت کی بھلائی کے لیے ہو۔ سیرتِ طیبہ ﷺ اس کردار سازی کا کامل نمونہ ہے جس سے دنیا کے ہر دور میں انسان روشنی حاصل کرتا آیا ہے۔

سیرت طیبہ ﷺ کی عصری ضرورت واہمیت:

عصرِ حاضر میں نوجوان طبقہ تیزی سے بدلتے ہوئے معاشرتی اور فکری رجحانات کا سامنا کر رہا ہے۔ ٹیکنالوجی، سوشل میڈیا، اور مادیت پرستی نے ایک ایسا ماحول پیدا کر دیا ہے جس میں اخلاقی اقدار، روحانی وابستگی، اور کردار کی مضبوطی کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ نوجوانوں کی سوچ میں خود غرضی، بے صبری، اور مقصدیت کی کمی پیدا ہو رہی ہے، جس کا نتیجہ سماجی انتشار، ذہنی دباؤ، اور اخلاقی زوال کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔[9] ایسے میں سیرتِ طیبہ ﷺ کی تعلیمات ایک زندہ اور مکمل رہنمائی فراہم کرتی ہیں جو نوجوانوں کو کردار، عمل، اور ایمان کے توازن کی طرف واپس لاتی ہیں۔[10] سیرتِ طیبہ ﷺ انسانی تربیت کا ایسا منبع ہے جس نے اخلاق، روحانیت، نظم وضبط، خدمت، عدل، اور قیادت کے تمام پہلوؤں کو مربوط کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی عملی زندگی سے یہ ثابت کیا کہ کردار سازی کا حقیقی معیار صرف قول نہیں بلکہ عمل ہے۔[11] آپ ﷺ کی سیرت میں نوجوانوں کے لیے خاص توجہ پائی جاتی ہے۔ ابتدائی

---

[5] القرآن سورۃ الحجرات 49 : 13
Al-Quran 49 : 13

[6] امام مالک، مالک بن انس، موطا امام مالک، باب حسن الخلق، حدیث 1614
Imam Malik, Malik bin Anas, Muta Imam Malik, Chapter Hasan al-Khalq, Hadith 1614

[7] سید قطب، فی ظلال القرآن، دار الشروق، قاہرہ، 1992ء، ج 1، ص 288
Sayyid Qutb, Fi Zalal-e-Qur'an, Dar al-Shrooq, Cairo, 1992, vol. 1, p 288

[8] منظور احمد، اسلامی فلسفۂ اخلاق، ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، لاہور، 1998ء، ص 102
Manzoor Ahmad, Islamic Philosophy of Ethics, Institute of Islamic Culture, Lahore, 1998, p 102

[9] غازی، محمود احمد، محاضراتِ سیرت، ادارہ معارف اسلامی، لاہور، 2003ء، ص 167
Ghazi, Mahmood Ahmad, Lectures on Biography, Institute of Islamic Studies, Lahore, 2003, p 167

[10] مودودی، ابوالاعلیٰ، اسلامی تہذیب اور اس کے اصول ومبادی، ترجمان القرآن، لاہور، 1990ء، ص 82
Maududi, Abul Ala , Islamic civilization and its principles and principles, Interpreter of the Qur'an, Lahore, 1990, p 82

[11] شبلی نعمانی ، سیرت النبی ﷺ، ندوۃ المصنفین، لکھنو، 1998ء، ج 2، ص 150
Shibli Nomani, Sirat al-Nabi, Naduat al-Musnafin, Lucknow, 1998, vol. 2, p 150

اسلام کے بیشتر سپاہی، مبلغ اور قائدین نوجوان تھے جنہیں رسولِ اکرم ﷺ نے اپنے کردار، گفتار اور تربیت سے سنوارا۔[12] اس اعتبار سے سیرتِ نبوی ﷺ آج کے نوجوانوں کے لیے ایک دینی، اخلاقی اور سماجی دستورِ حیات کی حیثیت رکھتی ہے۔

اسلامی تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے نوجوانوں کو قیادت، علم، اور خدمت کے میدانوں میں نمایاں مقام دیا۔ آج بھی امتِ مسلمہ کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو ایمان، علم اور اخلاق کے امتزاج سے دنیا کی رہنمائی کر سکیں۔[13] سیرتِ طیبہ ﷺ میں قیادت کے جو اصول بیان ہوئے جیسا کہ عدل، امانت، مشاورت، اور عاجزی۔ وہ آج کے دور کے لیے بھی اتنے ہی مؤثر ہیں جتنے ماضی میں تھے۔[14] سیرتِ نبوی ﷺ نوجوانوں کو صرف انفرادی کردار نہیں بلکہ اجتماعی ذمہ داری کا احساس بھی دلاتی ہے۔ جب نوجوان خیر، محبت، اور انصاف کے پیغامبر بنیں تو پورا معاشرہ امن و ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔ اس تحقیق کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ سیرتِ نبوی ﷺ کے انہی اصولوں کو عصری پس منظر میں پیش کرتی ہے تاکہ آج کے نوجوان انہیں اپنی روزمرہ زندگی میں نافذ کر سکیں۔[15]

المختصر اس موضوع کی ضرورت اس لیے ہے کہ: موجودہ نسل فکری انتشار اور اخلاقی زوال کا شکار ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ کردار سازی کا کامل ماڈل فراہم کرتی ہے۔ نوجوانوں کی فکری، روحانی، اور قیادتی اصلاح کے لیے سیرت کی روشنی ناگزیر ہے۔ یہ تحقیق تعلیم و تربیت کے میدان میں سیرت کے اصولوں کو از سرِ نو متعارف کرواتی ہے۔

نوجوانوں کی کردار سازی کا مفہوم واہمیت

کردار سازی سے مراد انسان کی باطنی و ظاہری اصلاح اور ایسے اوصاف و عادات پیدا کرنا ہے جو اسے نیک، صالح، دیانت دار اور ذمہ دار شہری بنائیں۔ کردار سازی محض اخلاقی تعلیم نہیں بلکہ ایک مکمل تربیتی عمل ہے جس کا مقصد انسان کے اندر خیر و صلاح، نیکی، ضبطِ نفس، ایثار، اور خدمتِ خلق کے جذبات پیدا کرنا ہے۔ اسلام کے نزدیک کردار سازی انسانی زندگی کا سب سے اہم پہلو ہے کیونکہ انسان کے اعمال اور طرزِ عمل ہی اس کی اصل پہچان ہیں۔[16]

قرآنِ کریم نے انسانی کردار کو اصلاح و فساد کا مرکز قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا. ''جس نے اپنے نفس کو پاک کیا وہ کامیاب ہوا، اور جس نے اسے گناہ میں ڈبو دیا وہ ناکام ہوا۔[17] '' یہ آیت اس امر کی وضاحت کرتی ہے کہ کامیابی کا تعلق کردار کی پاکیزگی سے ہے۔

---

[12] ابن ہشام، عبدالملک بن ہشام بن ایوب، السیرۃ النبویہ، دار المعرفہ، بیروت، 2004ء، ج2، ص120

Ibn Hisham, Abd al-Malik bin Hisham bin Ayyub, Al-Sirat al-Nabawiyah, Dar al-Marafa, Beirut, 2004, vol. 2, p. 120

[13] واقدی، محمد بن عمر، المغازی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1984ء، ج1، ص135

Waqidi, Muhammad bin Umar, al-Mughazi, Dar al-Kitab al-Ulmiya, Beirut, 1984, vol.1 p 135

[14] بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الاحکام، حدیث 893

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Kitab al-Ahkam, Hadith 893

[15] امام غزالی، ابو حامد بن محمد، احیاء علوم الدین، دار المعرفہ، بیروت، 2001ء، ج3، ص218

Imam al-Ghazali, Abu Hamid bin Muhammad, Ihya Uloom al-Din, Dar al-Marifah, Beirut, 2001, vol. 3, p 218

[16] راغب اصفہانی، ابو القاسم حسن بن محمد، مفردات القرآن، دار المعرفہ، بیروت، 2005ء، ص241

Raghib Isfahani, Abul Qasim Hasan bin Muhammad, Mufardat al-Qur'an, Dar al-Marafa, Beirut, 2005, p 241

[17] القرآن سورۃ الشمس 91 : 9-10

Al-Quran 91 : 9 : 10

نوجوانی کا دور زندگی کا وہ مرحلہ ہے جس میں انسان کی شخصیت، فکر، اور رجحانات تشکیل پاتے ہیں۔ اس عمر میں جذبات، توانائی اور قوتِ ارادی اپنی انتہا پر ہوتی ہے۔ اگر ان صلاحیتوں کو مثبت رخ دیا جائے تو نوجوان نہ صرف اپنی ذات بلکہ معاشرے کے لیے بھی فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔[3] نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبعة يظلهم الله في ظله... وشاب نشأ في عبادة الله . "سات قسم کے لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا... ان میں ایک وہ نوجوان ہے جس نے اپنی جوانی عبادتِ الٰہی میں گزاری۔[18] "یہ حدیثِ مبارکہ نوجوانی کے زمانے میں کردار سازی کی عظمت کو نمایاں کرتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں کردار سازی محض اخلاقی نصیحتوں تک محدود نہیں بلکہ اس کے لیے عملی نمونہ نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس میں موجود ہے۔ آپ ﷺ نے ایمان، صدق، عدل، احسان، صبر، اور عفو و درگزر کو کردار کی بنیاد قرار دیا۔[19] آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ نے یہ واضح کر دیا کہ حقیقی کامیابی دنیاوی عہدوں یا مال و دولت سے نہیں بلکہ اخلاقی بلندی اور کردار کی پختگی سے حاصل ہوتی ہے۔

نوجوان اگر سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں اپنی زندگی کو تشکیل دیں تو وہ نہ صرف انفرادی اصلاح حاصل کر سکتے ہیں بلکہ اجتماعی طور پر ایک صالح اور پرامن معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔ یہی وہ کردار سازی ہے جس پر امتِ مسلمہ کی بقا اور ترقی کا انحصار ہے۔[20]

سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں نوجوانوں کی کردار سازی:

نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ انسانیت کے ہر طبقے کے لیے کامل نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے نوجوانوں کی تربیت پر خاص توجہ دی کیونکہ یہی طبقہ مستقبل میں امت کی قیادت اور خدمت کا ذمہ دار ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات نے نوجوانوں کے اندر ایمان، اخلاق، ضبطِ نفس، شجاعت، علم دوستی، اور خدمتِ خلق کے وہ اصول پیدا کیے جنہوں نے ایک مثالی معاشرہ تشکیل دیا۔

1۔ ایمان و عقیدہ کی بنیاد پر تربیت:

کردار سازی کی ابتدا ایمان اور صحیح عقیدہ سے ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نوجوانوں کے دلوں میں سب سے پہلے توحید اور یقین کامل راسخ کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ جیسے نوجوان کو فرمایا:

يَا غُلَامُ، احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ... "اے لڑکے! اللہ کا خیال رکھو، اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔[21] "

یہ حدیث اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ ایمان پر مضبوطی نوجوان کے کردار کی بنیاد ہے۔ ایمان انسان کے اندر خوفِ خدا، احساسِ ذمہ داری اور برائی سے بچنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ نبی ﷺ نے نوجوانوں کے اندر عقیدۂ توحید کے ساتھ اخلاص اور یقینِ آخرت کا احساس بھی بیدار کیا، تاکہ وہ ہر عمل میں جوابدہی کے تصور کو سامنے رکھیں۔[22]

---

[18] بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، حدیث 660
Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Kitab al-Zakah, Hadith 660

[19] اسرار احمد، اسلامی تربیتِ کردار، تنظیمِ اسلامی پبلیکیشنز، لاہور، 2001ء، ص 112
Israr Ahmad, Islamic Character Training, Organization of Islamic Publications, Lahore, 2001, p 112

[20] مودودی، ابوالاعلیٰ، اسلامی تہذیب اور اس کے اصول و مبادی، ترجمان القرآن، لاہور، 1990ء، ص 64
Maududi, Abul Ala, Islamic civilization and its principles and principles, Interpreter of the Qur'an, Lahore, 1990, p 64

[21] ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، حدیث 2516
Tirmidhi, Abu Isa Muhammad bin Isa, Jami al-Tirmidhi, Kitab Safat al-Qiyamah, Hadith 2516

[22] ابن قیم الجوزیہ، شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن ابو بکر، مدارج السالکین، دار الکتاب العربیہ، بیروت، 2001ء، ج 1، ص 84
Ibn al-Qayyim al-Jawziyya, Shams al-Din Abu Abdullah Muhammad bin Abu Bakr, Madaraj al-Salkin, Dar al-Kitab al-Arabiya, Beirut, 2001, vol. 1, p 84

2۔ **اخلاقِ حسنہ کی تعلیم و تربیت:**

اخلاق کسی بھی کردار کی روح ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ ۔''مجھے بھیجا ہی اس لیے گیا ہے کہ میں اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کر دوں۔[23] ''

آپ ﷺ نے نوجوانوں میں سچائی، امانت داری، حلم، صبر، برداشت اور عفو و درگزر جیسی صفات پیدا کیں۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ، حضرت علیؓ، حضرت مصعب بن عمیرؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ جیسے نوجوانوں کی تربیت اس بات کا ثبوت ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ اخلاقی کردار کی عملی مثال ہے۔[24]

اسلامی تعلیمات کے مطابق، بااخلاق نوجوان وہ ہے جو دوسروں کے لیے خیر کا باعث بنے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ۔''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔[25] ''

3۔ **علمی و فکری تربیت:**

نبی اکرم ﷺ نے نوجوانوں کو علم حاصل کرنے کی ترغیب دی اور اسے عبادت قرار دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ۔''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔[26] ''

آپ ﷺ نے نوجوانوں کو غور و فکر، سوال کرنے، تحقیق اور فہمِ دین کی تربیت دی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، جو کم سنی میں ہی علم و تفسیر میں مشہور ہوئے، اسی نبوی تربیت کا نتیجہ ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں دعا دی:

اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ ۔یعنی ''اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرما اور تفسیر کا علم دے۔[27] ''

یہی تعلیمات آج کے نوجوانوں کو بھی تحقیق، فہم اور شعور کی طرف رہنمائی فراہم کرتی ہیں، تاکہ وہ تقلید کی بجائے علم کی روشنی میں فیصلے کر سکیں۔[28]

4۔ **ضبطِ نفس اور عفتِ کردار:**

نبی ﷺ نے نوجوانوں کو اپنی خواہشات پر قابو پانے اور پاکیزگی اختیار کرنے کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ۔''اے نوجوانو! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے۔[29] ''

---

[23] امام مالک، انس بن مالک، موطا امام مالک، داراحیاء التراث العربی، بیروت، 1985ء، حدیث 1614
Imam Malik, Anas Ibn Malik, Muta Imam Malik, Darahiya al-Tarath al-Arabi, Beirut, 1985, Hadith 1614

[24] شبلی نعمانی، مولانا، سیرت النبی ﷺ، ندوۃ المصنفین، لکھنو، 1998ء، ج 2، ص 77
Shibli Nomani, Maulana, Seerat al-Nabi (pbuh) , Nadwat al-Musnafin, Lucknow, 1998, vol. 2, p77

[25] بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الایمان، حدیث 10
Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Kitab al-Iman, Hadith 10

[26] ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، حدیث 224
Ibn Majah, Muhammad Ibn Yazid, Sunan Ibn Majah, Hadith 224

[27] بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب العلم، حدیث 143
Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Kitab al-Ilam, Hadith 143

[28] غازی، محمود احمد، محاضراتِ سیرت، ادارہ معارف اسلامی، لاہور، 2003ء، ص 112
Ghazi, Mahmood Ahmad, Lectures on Biography, Institute of Islamic Studies, Lahore, 2003, p 112

[29] بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب ا لنکاح، حدیث 5066
Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Kitab al-Nikah, Hadith 5066

یہ تعلیم نوجوانوں کو بے راہ روی، فحاشی اور اخلاقی گراوٹ سے بچانے کے لیے ایک واضح رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں ضبطِ نفس اور پاکیزگی کی تربیت کردار سازی کا بنیادی ستون ہے۔[30]

5۔ خدمتِ خلق اور سماجی کردار:

نبی اکرم ﷺ نے نوجوانوں کو معاشرتی خدمت کا عادی بنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ. "لوگوں میں بہترین وہ ہے جو دوسروں کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش ہو۔[31] "

آپ ﷺ نے نوجوانوں کو دوسروں کی مدد، غریبوں کے ساتھ حسنِ سلوک، اور سماجی انصاف کی تلقین کی۔ غزوات میں نوجوانوں کی شرکت، تبلیغِ اسلام میں ان کا کردار، اور خدمتِ دین میں ان کی قربانیاں اس تربیت کا عملی ثبوت ہیں۔[32]

6۔ قیادت اور ذمہ داری کا احساس:

نبی ﷺ نے نوجوانوں کو قیادت کے لیے تیار کیا۔ آپ ﷺ نے 17 سالہ حضرت اسامہ بن زیدؓ کو ایک فوج کا سپہ سالار مقرر فرمایا، حالانکہ کئی بزرگ صحابہؓ بھی اس لشکر میں شامل تھے۔[33] اس عمل سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام صلاحیت اور دیانت کو عمر پر ترجیح دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. "تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔[34] "

یہ احساسِ ذمہ داری نوجوانوں میں خود اعتمادی، دیانت، اور خدمتِ امت کا شعور بیدار کرتا ہے۔

سیرتِ طیبہ ﷺ نوجوانوں کی کردار سازی کے لیے ایک جامع نصابِ حیات پیش کرتی ہے۔ اس میں ایمان کی پختگی، اخلاقِ حسنہ، علم دوستی، ضبطِ نفس، خدمتِ خلق اور قیادت جیسے پہلو شامل ہیں۔ اگر عصرِ حاضر کے نوجوان ان اصولوں کو اپنی زندگی میں اختیار کریں تو وہ نہ صرف اپنی شخصیت کو سنوار سکتے ہیں بلکہ امتِ مسلمہ کے احیاء کا ذریعہ بھی بن سکتے ہیں۔

سیرتِ طیبہ ﷺ کے مختلف پہلوؤں سے نوجوانوں کی کردار سازی

نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ ہر دور کے انسان کے لیے مکمل رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ آپ ﷺ نے نہ صرف عقیدہ و عبادت کی اصلاح کی بلکہ نوجوانوں کی سماجی، اخلاقی، فکری اور روحانی تربیت بھی کی۔ سیرتِ نبوی ﷺ کے مختلف پہلو نوجوانوں کی کردار سازی کے لیے آج بھی عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

---

[30] امام نووی، یحییٰ بن شرف، شرح صحیح مسلم، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2000ء، ج9، ص179
Imam Nawi, Yahya bin Sharaf, Sharh Sahih Muslim, Dar al-Kitab al-Ulmiya, Beirut, 2000, vol. 9, p 179

[31] طبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الاوسط للطبرانی، دار الحرمین، قاہرہ، 1995ء، حدیث 6192
Al-Tabarani, Sulaiman bin Ahmad, Al-Mu'jam al-Awsat for Al-Tabarani, Dar al-Harameen, Cairo, 1995, Hadith 6192

[32] ابن ہشام، عبد الملک بن ہشام بن ایوب، السیرۃ النبویہ، دار المعرفہ، بیروت، 2004ء، ج2، ص98
Ibn Hisham, Abd al-Malik bin Hisham bin Ayyub, Al-Sirat al-Nabawiyah, Dar al-Marafa, Beirut, 2004, vol. 2, p 98

[33] ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد، الطبقات الکبریٰ، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1990ء، ج2، ص124
Ibn Sa'd, Abu Abdullah Muhammad bin Sa'd, Tabaqat al-Kubra, Darahiya al-Tarath al-Arabi, Beirut, 1990, vol. 2, p 124

[34] بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ، حدیث 893
Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Kitab Al-Jamaa, Hadith 893

1۔روحانی پہلو: تزکیۂ نفس اور قربِ الٰہی کا شعور:

سیرتِ طیبہ ﷺ کا سب سے پہلا اور بنیادی پہلو روحانی تربیت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نوجوانوں کو بتایا کہ کردار کی اصل بنیاد نیت کی پاکیزگی اور اللہ سے تعلق ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"[35]

آپ ﷺ نے نوجوانوں کو عبادتِ الٰہی، دعا، ذکر اور تلاوتِ قرآن کی طرف مائل کیا تاکہ ان کے قلوب میں خشیتِ الٰہی پیدا ہو۔ حضرت علیؓ، جو کم عمری میں اسلام لائے، اس روحانی تربیت کے نتیجے میں تقویٰ و شجاعت کی علامت بن گئے۔[36] روحانی تربیت کے ذریعے نوجوانوں کے اندر گناہ سے نفرت، صبر و شکر، اور قربِ الٰہی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ یہی تربیت کردار کی اندرونی مضبوطی کا سبب بنتی ہے۔[37]

2۔ اخلاقی پہلو: صدق، امانت اور حلم

اخلاقِ حسنہ سیرتِ نبوی ﷺ کا مرکزی جزو ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَاناً أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً "ایمان میں سب سے کامل وہ ہے جس کا اخلاق بہترین ہو۔"[38]

نبی ﷺ نے نوجوانوں کو عملی اخلاق سکھائے — سچ بولنا، وعدہ پورا کرنا، بڑوں کا احترام، چھوٹوں پر شفقت، اور دشمن کے ساتھ بھی انصاف۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ، جنہوں نے عیش و عشرت کی زندگی ترک کر کے خدمتِ دین کو اپنایا، اس اخلاقی تربیت کی اعلیٰ مثال ہیں۔[39] اخلاقی تربیت کا مقصد نوجوانوں میں تحمل، برداشت، اور نرم خوئی پیدا کرنا تھا تاکہ وہ معاشرتی معاملات میں عدل و انصاف پر قائم رہیں۔[40]

3۔ سماجی پہلو: خدمتِ خلق اور معاشرتی ذمہ داری

نبی کریم ﷺ نے نوجوانوں کو معاشرے کے فعال اور خدمت گزار رکن بننے کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَن كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ. "جو اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے۔"[41]

---

[35] بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الایمان، حدیث 1

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Kitab al-Iman, Hadith 1

[36] شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، ندوۃ المصنفین، لکھنو، 1998ء، ج1، ص95

Shibli Nomani, Sirat al-Nabi , Nidawat-al Musnafin , Lucknow, 1998 , Vol.1 , P 95

[37] ابنِ قیم الجوزیہ، شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن ابو بکر، الفوائد، دار السلام، ریاض، 2002ء، ص44

Ibn al-Qayyim al-Jawziyya, Shams al-Din Abu Abdullah Muhammad bin Abu Bakr, al-Fawida, Dar al-Salaam, Riyadh, 2002, p 44

[38] الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، کتاب البر، حدیث 1162

Al-Tirmidhi, Abu 'Isa Muhammad bin Isa, Jami' Al-Tirmidhi, Kitab al-Albar, Hadith 1162

[39] ابن ہشام، عبد الملک بن ہشام بن ایوب، السیرۃ النبویہ، دار المعرفہ، بیروت، 2004ء، ج2، ص115

Ibn Hisham, Abd al-Malik bin Hisham bin Ayyub, Al-Sirat al-Nabawiyah, Dar al-Marafa, Beirut, 2004, vol. 2, p 115

[40] غازی، محمود احمد، محاضراتِ سیرت، ادارہ معارف اسلامی، لاہور، 2003ء، ص142

Ghazi, Mahmood Ahmad, Lectures on Biography, Institute of Islamic Studies, Lahore, 2003, p 142

[41] بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب المظالم، حدیث 2442

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Kitab al-Muzalam, Hadith 2442

آپ ﷺ کی سیرت میں نوجوانوں کی سماجی خدمت کے کئی نمونے ملتے ہیں مثلاً مسجدِ نبوی کی تعمیر میں نوجوانوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، غزوات میں رسولِ اکرم ﷺ کے ساتھ صفِ اول میں کھڑے ہوئے، اور کمزوروں کی مدد میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔[42] اسلامی معاشرہ اس وقت مستحکم ہوتا ہے جب اس کے نوجوان خدمتِ خلق اور عدل وانصاف کو اپنا شعار بنالیں۔[43]

4۔ عملی پہلو: محنت، شجاعت اور عزم واستقلال

نبی ﷺ نے نوجوانوں میں عملی جدوجہد، صبر، محنت، اور حوصلے کی روح پھونکی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

المؤمنُ القويُّ خيرٌ وأحبُّ إلى اللهِ من المؤمنِ الضعيفِ "طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کے زیادہ محبوب ہے۔"[44]

نبی ﷺ نے نوجوانوں کو یہ سکھایا کہ مشکلات سے گھبرانے کے بجائے ان کا مقابلہ ایمان اور عزم سے کرنا چاہیے۔ بدر واحد کے معرکوں میں نوجوانوں کی شرکت اس عملی تربیت کا مظہر تھی۔ حضرت زبیر بن عوامؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت علیؓ نے شجاعت اور استقلال کی ایسی مثالیں قائم کیں جو ہمیشہ کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔[45]

5۔ قیادتی پہلو: اعتماد، نظم وضبط اور فیصلہ سازی

سیرتِ طیبہ ﷺ کا ایک اہم پہلو نوجوانوں کی قیادتی صلاحیتوں کو ابھارنا ہے۔ آپ ﷺ نے نوجوانوں کو نہ صرف ذمہ داریاں دیں بلکہ ان پر اعتماد بھی کیا۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ کو لشکر کا سالار بنانا اور حضرت علیؓ کو علم وعدل کی علامت کے طور پر پیش کرنا اسی اعتماد کا نتیجہ تھا۔[46] نبی ﷺ نے قیادت کے اصول سکھائے جن میں دیانت، مشاورت، انصاف، اور خدمت شامل ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. "جو شخص اپنی رعیت کے ساتھ خیانت کرے، اللہ اس پر جنت حرام کردیتا ہے۔"[47]

یہ تعلیمات نوجوانوں کو ایماندار قیادت، سماجی انصاف اور امانت دارانہ خدمت کی طرف راغب کرتی ہیں۔[48]

---

[42] واقدی، محمد بن عمر، المغازی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1984ء، ج1، ص127

Waqidi, Muhammad bin Umar, al-Mughazi, Dar al-Kitab al-Ulmiya, Beirut, 1984, vol. 1, p127

[43] مودودی، ابوالاعلیٰ، اسلامی تہذیب اور اس کے اصول ومبادی، ترجمان القرآن، لاہور، 1990ء، ص73

Maududi, Abul Ala, Maulana, Islamic Civilization and its Principles and Principles, Interpreter of the Qur'an, Lahore, 1990, p 73

[44] القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب القدر، حدیث 2664

Al-Qashiri, Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, Kitab al-Qadr, Hadith 2664

[45] ابن سعد، محمد بن سعد، الطبقات الکبریٰ، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1990ء، ج2، ص103

Ibn Sa'd, Muhammad Ibn Sa'd, Tabaqat al-Kubra, Darahiya al-Tarath al-Arabi, Beirut, 1990, vol. 2, p 103

[46] ابن ہشام، عبدالملک بن ہشام بن ایوب، السیرۃ النبویہ، ج3، ص57

Ibn Hisham, Abdul Malik Ibn Hisham Ibn Ayyub, Al-Sirat al-Nabawiyya, Vol. 3, p 57

[47] بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الاحکام، حدیث 893

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Kitab al-Ahkam, Hadith 893

[48] اسرار احمد، اسلامی تربیتِ قیادت، تنظیم اسلامی پبلیکیشنز، لاہور، 2001ء، ص95

Israr Ahmad, Islamic Leadership Training, Organization of Islamic Publications, Lahore, 2001, p 95

6۔ دعوتی پہلو: تبلیغ، صبر اور حکمت

نبی ﷺ نے نوجوانوں کو دعوتِ دین کا فریضہ سونپا اور صبر و حکمت کے ساتھ اسے انجام دینے کی ہدایت فرمائی۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کو مدینہ منورہ میں پہلا مبلغ بنا کر بھیجا گیا جنہوں نے علم، اخلاق اور محبت سے انصار کے دل جیت لیے۔[49] قرآن میں ارشاد ہے:

أُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ .'اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔'' [50]

نبی ﷺ کی دعوتی تربیت نے نوجوانوں کے اندر حوصلہ، صبر، اور بردباری پیدا کی۔ یہی اوصاف آج کے نوجوانوں کے لیے بھی کامیابی کا راز ہیں۔[51] سیرتِ طیبہ ﷺ کے ان مختلف پہلوؤں سے واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نوجوانوں کی تربیت محض دینی تعلیم تک محدود نہیں رکھی، بلکہ ان کی روحانی، اخلاقی، سماجی، عملی، قیادتی اور دعوتی صلاحیتوں کو بیک وقت نکھارا۔ یہی جامع تربیت کردار سازی کا وہ ماڈل ہے جو آج کے نوجوانوں کے لیے بھی مثالی اور قابلِ عمل ہے۔

عصرِ حاضر میں نوجوانوں کی کردار سازی کے تقاضے اور سیرتِ طیبہ ﷺ کی عملی افادیت

1۔ موجودہ دور کے چیلنجز اور نوجوان

عصرِ حاضر میں نوجوان کئی فکری و اخلاقی بحرانوں کا شکار ہیں۔ مادیت پرستی، سوشل میڈیا کی غیر متوازن آزادی، بے راہ روی، اور مقصدِ زندگی سے غفلت نے ان کے کردار کو کمزور کر دیا ہے۔ جدید تہذیب نے بظاہر ترقی دی ہے مگر روحانی اقدار کو کمزور کیا ہے۔[52] ایسے ماحول میں نوجوانوں کو ایسی جامع شخصیت کی ضرورت ہے جو علم، عمل، اخلاق اور ایمان کے توازن کو قائم رکھ سکے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ اسی توازن کی بہترین مثال ہے۔ آپ ﷺ نے نوجوانوں کو مقصدِ زندگی کا شعور دیا اور ان کی عملی زندگی کو اللہ کی رضا کے تابع بنا دیا۔[53]

2۔ تعلیم و تربیت کا سیرتِ نبوی ﷺ سے تعلق

آج کی تعلیم مادّی پہلو پر زور دیتی ہے، جب کہ سیرتِ نبوی ﷺ کی تعلیم تربیتِ اخلاق، تزکیۂ نفس اور اجتماعی شعور پیدا کرتی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم"[54] ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔'' یہ حدیث علم کے ساتھ تربیت کی اہمیت واضح کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے تعلیم کو کردار سازی کا ذریعہ بنایا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، اور دیگر نوجوان صحابہ آپ ﷺ کے تربیت یافتہ تھے، جنہوں نے علم و

---

[49] ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، البدایہ والنہایہ، دار الفکر، بیروت، 2000ء، ج3، ص209
Ibn Kathir, Ismail Ibn Umar, Al-Badayah Wal-Nahiyah, Dar al-Fikr, Beirut, 2000, vol. 3,p 209

[50] القرآن ، سورۃ النحل 125 : 16
Al-Quran 16 : 125

[51] وحید الدین خان ، پیغام سیرت، المکتب الاسلامی، دہلی، 1998ء، ص56
Waheeduddin Khan, Maulana, Message of Life, Al-Muktab al-Islami, Delhi, 1998, p 56

[52] مودودی، ابوالاعلیٰ ، اسلامی تہذیب اور اس کے اصول و مبادی، ترجمان القرآن، لاہور، 1990ء، ص82
Maududi, Abul Ala, Islamic civilization and its principles and principles, Interpreter of the Qur'an, Lahore, 1990, p 82

[53] غازی، محمود احمد، محاضراتِ سیرت، ادارہ معارف اسلامی، لاہور، 2003ء، ص173
Ghazi, Mahmood Ahmad, Lectures on Biography, Institute of Islamic Studies, Lahore, 2003, p 173

[54] ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، حدیث 224
Ibn Majah, Muhammad Ibn Yazid, Sunan Ibn Majah, Kitab al-Sunnah, Hadith 224

عمل دونوں میں امت کے لیے نمونہ قائم کیا۔[55] اسلامی نظامِ تعلیم کا مقصد صرف پیشہ ورانہ کامیابی نہیں بلکہ خداخوفی، دیانت، خدمتِ خلق اور عدل پر مبنی کردار کی تشکیل ہے۔[56]

3۔ اخلاقی زوال کا علاج: سیرتِ طیبہ ﷺ کے عملی نمونے

اخلاقی زوال آج کے نوجوانوں کا سب سے بڑا بحران ہے۔ جھوٹ، مفاد پرستی، عدم برداشت، اور سوشل میڈیا پر منفی رویے عام ہیں۔ نبی ﷺ کی سیرت ان بیماریوں کا مکمل علاج پیش کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: [إنما بعثت لأتمم مكارم الأخلاق][57] "مجھے اس لیے بھیجا گیا ہے کہ میں اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کروں۔" نبی ﷺ کے کردار کا سب سے نمایاں پہلو صدق، امانت، حلم اور عفو تھا۔ نوجوان اگر ان اوصاف کو اپنالیں تو معاشرہ خود بخود اصلاح کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔[58] حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ، اور حضرت اسامہؓ جیسے نوجوانوں کی زندگیاں اخلاقی تربیت کی زندہ مثالیں ہیں۔ ان کی کردار سازی نبی ﷺ کی صحبت اور عملی نمونہ کا نتیجہ تھی۔[59]

4۔ قیادت و نظمِ اجتماعی کے لیے رہنمائی:

نوجوان کسی بھی قوم کا سرمایہ اور مستقبل کے قائد ہوتے ہیں۔ آج قیادت اکثر ذاتی مفاد، سیاست، یا تعصب کی بنیاد پر قائم ہوتی ہے۔ سیرتِ طیبہ ﷺ میں قیادت کو امانت اور خدمت کا درجہ دیا گیا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

الإمام راعٍ وهو مسؤولٌ عن رعيته۔ 'حاکم ایک نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔[60] "

نبی ﷺ نے نوجوانوں میں قیادت کی صلاحیتیں پیدا کیں۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ کو 17 سال کی عمر میں لشکر کا قائد مقرر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام نوجوانوں پر اعتماد کرتا ہے۔[61] یہ تعلیم آج کے نوجوانوں کو احساسِ ذمہ داری، نظم و ضبط اور دیانت دار قیادت کا درس دیتی ہے۔[62]

5۔ روحانی استحکام اور سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی

آج کے دور میں روحانی خلا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ ذہنی دباؤ، بے سکونی، اور مادّی دوڑ نے نوجوانوں کو بے مقصد کر دیا ہے۔ نبی ﷺ نے نوجوانوں کے اندر ذکر، صبر، توکل، اور دعا کے ذریعے روحانی سکون پیدا کیا۔ قرآن میں ارشاد ہے:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ."یادِ الٰہی ہی سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔[63] "

---

[55] ابن ہشام، عبد الملک بن ہشام بن ایوب، السیرۃ النبویہ، دار المعرفہ، بیروت، 2004ء، ج3، ص42
Ibn Hisham, Abd al-Malik bin Hisham bin Ayyub, Al-Sirat al-Nabawiyah, Dar al-Marafa, Beirut, 2004, vol. 3, p 42

[56] محمد حمید اللہ، خطباتِ بہاولپور، ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، لاہور، 2006ء، ص119
Muhammad Hamidullah, Sermons of Bahawalpur, Institute of Islamic Culture, Lahore, 2006, p 119

[57] امام مالک، انس بن مالک، موطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، حدیث 1614
Imam Malik, Anas bin Malik, Mota Imam Malik, Kitab Hasan al-Khalq, Hadith 1614

[58] شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، ندوۃ المصنفین، لکھنو، 1998ء، ج2، ص151
Shibli Nomani, Sirat-ul-Nabi , Naduat al-Musnafin, Lucknow, 1998, vol. 2, p 151

[59] ابن سعد، محمد بن سعد، الطبقات الکبریٰ، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1990ء، ج2، ص104
Ibn Sa'd, Muhammad Ibn Sa'd, Tabaqat al-Kubra, Darahiya al-Tarath al-Arabi, Beirut, 1990, vol. 2, p 104

[60] بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الاحکام، حدیث 893
Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Kitab al-Ahkam, Hadith 893

[61] ابن ہشام، عبد الملک بن ہشام بن ایوب، السیرۃ النبویہ، ج3، ص65
Ibn Hisham, Abdul Malik Ibn Hisham Ibn Ayyub, Al-Sirat al-Nabawiyah, Vol. 3, p 65

[62] اسرار احمد، اسلامی تربیتِ قیادت، تنظیم اسلامی، لاہور، 2001ء، ص97
Sirar Ahmed, Islamic Leadership Training, Islamic Organization, Lahore, 2001, p 97

[63] القرآن، سورۃ الرعد 13 : 28

آپ ﷺ کا طرزِ عبادت، تہجد، استغفار اور دعا نوجوانوں کے لیے بہترین روحانی تربیت ہے۔ موجودہ دور میں جب ذہنی دباؤ بڑھ گیا ہے، سیرتِ نبوی ﷺ کا یہ پہلو نوجوانوں کے لیے روحانی علاج کی حیثیت رکھتا ہے۔[64]

6۔ معاشرتی ہم آہنگی اور بین الانسانی تعلقات

نبی ﷺ نے نوجوانوں کو معاشرتی تعلقات میں عدل، احسان، اور مساوات کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه۔ "تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔[65] " یہ تعلیمات آج کے معاشرتی انتشار، تعصب، اور طبقاتی فرق کے علاج ہیں۔ سیرتِ نبوی ﷺ کے مطابق نوجوان اگر رواداری، اخوت، اور ایثار کو اپنا لیں تو معاشرہ مستحکم ہو سکتا ہے۔[66]

7۔ عملی زندگی میں استقامت اور مقصدیت

سیرتِ نبوی ﷺ نوجوانوں کو زندگی کے مقصد سے جوڑتی ہے۔ نبی ﷺ نے دنیا کو آخرت کی کھیتی قرار دیا اور ہر عمل کو نیت اور مقصد سے مربوط کیا۔ موجودہ دور میں نوجوانوں کو سیرتِ طیبہ سے عزم، صبر، مثبت سوچ، اور خدمتِ انسانیت کا سبق ملتا ہے۔[67] حضرت بلالؓ، حضرت صہیبؓ اور دیگر نوجوان صحابہ نے سخت ترین حالات میں ایمان پر ثابت قدمی دکھائی۔ یہی کردار آج کے نوجوانوں کے لیے عملی مثال ہے۔[68] عصرِ حاضر کے نوجوانوں کی کردار سازی کے لیے سیرتِ طیبہ ﷺ ایک جامع اور زندہ نظامِ حیات پیش کرتی ہے۔ یہ سیرت نہ صرف اخلاقی و روحانی تطہیر کا ذریعہ ہے بلکہ عملی، فکری، سماجی، اور قیادتی تربیت کا مکمل ضابطہ ہے۔ اگر موجودہ نسل اپنی تعلیم، تربیت، اور طرزِ عمل کو سیرتِ نبوی ﷺ کے مطابق ڈھال لے تو معاشرہ اصلاح، امن، اور ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔

حاصل بحث

سیرتِ طیبہ ﷺ انسانیت کے لیے ابدی اور جامع نظامِ حیات ہے۔ نوجوانوں کی کردار سازی کے تمام پہلو [روحانیت، اخلاق، قیادت، تعلیم، اور سماجی ذمہ داری] نبی اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ میں مکمل طور پر موجود ہیں۔ اگر آج کے نوجوان سیرتِ نبوی ﷺ کو زندگی کے ہر پہلو میں رہنما بنائیں تو وہ نہ صرف اپنے کردار کو سنوار سکتے ہیں بلکہ امتِ مسلمہ کی اصلاح و ترقی کے ضامن بھی بن سکتے ہیں۔

نتائج

نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ نوجوانوں کی کردار سازی کے لیے ایک جامع اور ہمہ جہت رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ ہذا تحقیق کے نتائج درج ذیل نکات میں خلاصہ کیے جا سکتے ہیں:

Al-Quran 13 : 28

[64] امام غزالی، ابو حامد بن محمد، احیاء علوم الدین، دار المعرفہ، بیروت، 2001ء، ج4، ص122

Imam al-Ghazali, Abu Hamid bin Muhammad, Ihya Uloom al-Din, Dar al-Marifa, Beirut, 2001, vol. 4, p 122

[65] بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الایمان، حدیث 13

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Kitab al-Iman, Hadith 13

[66] وحید الدین خان، پیغامِ سیرت، المکتب الاسلامی، دہلی، 1998ء، ص62

Waheed-ud-Din Khan, Message of Life, Al-Muktab-e-Islami, Delhi, 1998, p 62

[67] ابن قیم الجوزیہ، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابو بکر، مدارج السالکین، دار السلام، ریاض، 2000ء، ج1، ص211

Ibn Qayyim al-Jawziyya, Shams al-Din Abu Abdullah Muhammad bin Abu Bakr, Madaraj al-Salkin, Dar al-Salaam, Riyadh, 2000, vol. 1, p 211

[68] واقدی، محمد بن عمر، المغازی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1984ء، ج1، ص178

Waqidi, Muhammad bin Umar, al-Mughazi, Dar al-Kitab al-Ulmiya, Beirut, 1984, vol. 1, p 178

1. آپ ﷺ نے ایمان، اخلاق، عمل، اور معاشرتی ذمہ داری کے تمام پہلوؤں کو مربوط انداز میں بیان فرمایا۔ نوجوانوں کے لیے یہی ہمہ گیر تربیت کردار سازی کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔
2. آپ ﷺ نے نوجوانوں کو صرف نصیحت نہیں کی بلکہ ان پر عملی ذمہ داریاں عائد کر کے ان کی صلاحیتوں کو نکھارا، جیسے حضرت علیؓ، حضرت اسامہؓ، اور حضرت معاذؓ کی مثالیں۔
3. موجودہ دور میں جب مادیت غالب ہے، سیرتِ نبوی ﷺ کی پیروی انسان کے اندر تقویٰ، صبر، توکل اور قناعت پیدا کرتی ہے جو مضبوط کردار کا جوہر ہے۔
4. آپ ﷺ نے فرد کو معاشرے کا فعال اور ذمہ دار رکن بنایا۔ نوجوانوں کو خدمتِ خلق، عدل، مساوات اور رواداری کے اصولوں پر عمل کی تلقین کی۔
5. جدید فکری بحران، بے راہ روی، اور سماجی انتشار کے دور میں سیرتِ طیبہ ﷺ کا مطالعہ نوجوانوں کو فکری توازن، مقصدِ حیات اور اخلاقی استقامت بخشتا ہے۔
6. اسلامی تعلیم و تربیت کا نظام اگر سیرت کی بنیاد پر استوار ہو جائے تو نوجوانوں میں ایمان، عمل اور قیادت کی وہ صلاحیتیں بیدار ہوں گی جو امتِ مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ کا پیش خیمہ بن سکتی ہیں۔

سفارشات

ہذا تحقیق کے نتائج کی روشنی میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

1. مدارس اور عصری اداروں دونوں میں سیرتِ نبوی کو بطور تربیتی نصاب شامل کیا جائے تاکہ نوجوانوں کے ذہن و کردار میں اسلامی اقدار راسخ ہوں۔
2. نوجوانوں کے لیے سیرتِ طیبہ ﷺ پر تربیتی ورکشاپس اور سیمینارز کا اہتمام کیا جائے۔
3. عملی تربیت کے لیے ایسی سرگرمیاں تشکیل دی جائیں جو نوجوانوں کو سیرت کے عملی پہلوؤں پر عمل کے لیے آمادہ کریں۔
4. میڈیا میں سیرتِ نبوی ﷺ کے اخلاقی اور سماجی پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے۔
5. موجودہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے کردار سازی پر مبنی سیرت کے پیغامات کو فروغ دیا جائے۔
6. اساتذہ اور والدین کو سیرتِ نبوی ﷺ کے مطابق تربیت یافتہ بنایا جائے کیونکہ تربیتِ کردار کا پہلا اور مؤثر کردار انہی کا ہوتا ہے۔
7. جامعات میں سیرتِ نبوی ﷺ پر تحقیقی مراکز قائم کیے جائیں تاکہ سیرتِ طیبہ ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر عصری تناظر میں تحقیق ہو اور نوجوان علمی بنیادوں پر دین سے وابستہ رہیں۔
8. نوجوانوں کے لیے عملی نمونوں کی تیاری میں سیرتِ طیبہ ﷺ کے مطالعے کو صرف علمی نہیں بلکہ عملی سطح پر نافذ کرنے کے لیے رضاکارانہ سماجی منصوبے تشکیل دیے جائیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)